تبرک حاصل کرنے کا جواز

<"xml encoding="UTF-8?>

پیغمبر اور آپ کے باقیماندہ آثار سے تبرك حاصل کرنے کے جواز پر کیا دلیل پائی جاتی ھے ؟ آیا یہ عمل توحید جو کہ دین اسلام کا اصلی شعار ھے، سے سازگاری رکھتا ھے ؟ (1)
صالحین، نیك افراد، محترم اماکن، مشاہد مقدسہ اور ان سے وابستہ آثار سےبرکت طلب کرنے کو وھابی حضرا ت شدت کے ساتھ انکار کر تے ھیں، اور اس چیز کو شرك کے مصادیق میں شمار کرتے ھیں، چنانچہ جو لوگ ان حضرات کے آثار سے تبرك طلب کرتے ھیں ان کے ساتھ وھابی حضرات ہر وقت آمادۂ جنگ رھتے ھیں، اسی وجہ سے مذکورہ آثار سے تبر ك حاصل کرنا وھابی اور بقیہ مسلمانوں کے درمیان ایك اختلافی مسئلہ بنا ھوا ھے، اس لئے ضرورت ھے کہ ھم بغیر کسی تعصب اور نزاع کے اس بحث کی تحقیق کریں تاکہ اس مطلب کی حقیقت روشن ھوجائے ۔

تبرک کی حرمت پر وھابیوں کے فتوے

1۔ فرقۂوھابیہ کے مفتی صالح بن فوزان کاقول: تربت پر سجدہ کرنا اگر اس تربت سے تبرك اور ولی خدا کا تقرب مطلوب ھو تو شرك اکبر ھے، اور اگر اس سے تقرب خدا مطلوب ھو اس عقیدہ کے ساتھ کہ یہ تربت فضیلت رکھتی ھے، جیسے
مسجدالحرام اور مسجد نبوی یا مسجد الاقصی کی زمین، تو یہ بدعت ھے !! 1
2۔ ابن عثیمین کاقول: غلاف کعبہ سے تبرك حاصل کرنااور اس کو اس نیت سے مس کرنا بدعت ھے ! کیونکہ اس بارے میں حضرت رسول اسلام سے کچھ وارد نھیں ھوا ھے ! 2
3۔ وھابی دائمی مفتیوں کاگروہ یہ کھتا ھوا نظر آتا ھے: ان مسجدوں کی طرف لوگوں کا توجہ کرنا، ان درو دیوار اور محراب کو مس کرنا اور ان سے برکت حاصل کرنا بدعت اور ایك قسم کا شرك ھے، اور یہ عمل دور جاہلیت کے کفار سے شباھت رکھتا ھے ۔ 3
4۔ بنبازکا قول: قرآن کریم کوگاڑی میں خیروبرکت کی نیت سے رکھنا، اس پر کوئی دلیل نھیں پائی جاتی لہٰذا یہ ناجائز امر ھے ۔ 4
5۔ ابن فوزان کا نظریہ: تبرك؛ بمعنی طلب برکت، اور برکت کے معنی ثبات خیر اور طلب خیر و زیادتی ھے، یہ طلب اس ذات سے کرے جو اس (خیر) کامالك ھو اور اس پر قدرت رکھتا ھو، اورذات خداوند متعال کے علاوہ اور کوئی نھیں جو قدرت رکھتی ھو، کیونکہ خدا کی ذات ھے جس نے برکت نازل کی ھے، اور انسانوں کو ثبات بخشتا ھے، اس کے علاوہ کوئی بھی مخلوق بخشش، برکت، ایجاد، ابقاء اور اس کی تثبیت پر قدرت نھیں رکھتی، لہٰذا اماکن، آثاراوراشخاص -چاھے وہ زندہ ھوں یا مر چکے ھوں - سے خیر و برکت طلب کرنا جائز نھیں ھے، کیونکہ یہ شرك ھے اور یا....... 5

6۔ ابن عثیمین کانظریہ: بعض زائرین مسجد، منبر، محراب اوراس کی دیواروں پرھاتھ پھیرتے ھیں، یہ سب بدعت ھے ۔ 6

تبرك کے معنی

لغت میں لفظ تبرك طلب برکت کے معنی میں آیا ھے، اور برکت کے معنی زیادتی، رشد اور سعادت کے ھیں۔ 7 " تبرك بالشیٔ " یعنی اس شئ کے ذریعہ طلب برکت کرنا، اور اصطلاح میں طلب برکت کرنا ان چیزوں اور حقیقتوں سے جنھیں خدا وند متعال نے خاص مقام و منزلت بخشی ھے، ان کیلئے خاص عظمت وفضیلت مقرر فرمائی ھے، جیسے رسول اسلام کے ھاتھوں کو بوسہ دینا یا، اسے مس کرنا یا وفات نبی کے بعد ان کے بعض آثار سے طلب برکت کرنا۔

قرآن کریم کی روشنی میں تبرك کے معنی

برکت کالفظ قرآن کریم میں متعدد صورتوں میں استعمال ھوا ھے، جن کا خلاصہ یہ ھے کہ خدا وند متعال نے بعض اشخاص، اماکن اور معین زمانے کو اپنی خاص جھات کو مد نظر رکھتے ھوئے، ایك قسم کی برکت بخشی ھے ۔

الف) اشخاص میں برکت

1- خدا وند متعال جناب نوح اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ھے:

8

(جب طوفان جاتا رھا تو حکم دیا گیا) اے نوح!ھم اری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے نیچے اترو جو تم پر ھیں اور جو لوگ تمھارے ساتھ ھیں ان میں سے کچھ لوگوں پر ۔

2۔ اسی طرح حضرت عیسی کے بارے میںارشاد ھوا:

9

اور میں جھاں کھیں بھی رھوں مجھے مبارك بنایا، اور مجھ کو جب تك زندہ رھوں نمازپڑھنے اور زکاۃ دینے کی تاکید ھے ۔

3۔ حضرت ابراھیم اور ان کی بیٹے اسحاق کے بارے میں ارشاد ھوا:

< فَلَمَّا جَاءَ ها نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهاْ > 10

ترجمہ: (جب موسی اس آگ کے پاس آئے تو ان کو) ایك آواز آئی کہ مبارك ھے وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا)

ھے، اور جو اس کے گرد ھے ۔

خدا فرماتا ھے:

11

اور خود ھم نے ابراھیم اور اسحاق پر اپنی رکت نازل کی۔

اسی طرح اہل بیت رسالت علیھم السلام یاحضرت ابراھیم کے اہل بیت کی بارے میں ارشاد ھوا:

< رَحْمَتُ اللهِ وَ بَرَكاتُه عَلَيْكُمْ اَهلَ الْبَيْتِ اِنَّه حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ > 12

خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں اے اہل بیت رسالت! تمھارے لئے مخصوص ھیں، کیونکہ خدا نہایت قابل حمداوربزرگ ھے۔

ب) زمان و مکان میں برکت

لفظ برکت اور اس کی مشتقات بعض اماکن اور ازمنہ کیلئے بھی استعمال ھوئے ھیں ۔

1۔ خدا مکہ کے بارے میں فرماتا ھے:

13

ترجمہ: لوگوں کی عبادت کے واسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا، وہ تو یقینا یھی کعبہ ھے، جو مکہ میں بڑی خیر و برکت والا اور سارے جھان کے لوگوں کا راہنما ھے ۔

2۔ مسجد الاقصی اور اس کے اطراف کے بارے میں ارشاد ھوا:

< سُبْحَانَ الَّذِی اٴسْرَی بِعَبْدِه لَيْلًا مِنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْاٴَقْصَی الَّذِی بَارَكْنَا حَوْلَه لِنُرِيَه مِنْ آيَاتِنَا إِنَّه هو السَّمِيعُ الْبَصِيرُ > 14

ترجمہ: وہ خدا ہر عیب سے پاك و پاکیزہ ھے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تك کی سیر کرائی، جس کے چو گرد ھم نے ہر قسم کی برکتیں مھیا کر رکھیں ھیں، تاکہ ھم اس کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں، اس میں شك نھیں کہ وہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ھے ۔

3۔ شب قدر کے بارے میں ارشاد ھوا:

15

ترجمہ: ھم نے اس (قرآن)کومبارك رات (شب قدر) میں نازل کیا، بیشك ھم عذاب سے ڈرانے والے ھیں ۔

روایات میں تبرک

جب ھم روایات نبوی اور کلمات اہل بیت کو دیکھتے ھیں تو بھت سی جگہ پر تبرك کی بات آتی ھے اور اس کے درمیان محمد و آل محمد کو مبارك اشخاص کے طور پر پھچنوایا گیا ھے ۔

1۔ رسول اسلام نے صلوات بھیجنے کے طریقہ کے بارے میں اس طرح ارشاد فرمایا:

اَللّٰهم صَلّ علی محمدوعلی آل محمد، کما صلیت علی آل ابراهیم، وبارك علیٰ محمدوعلیٰ آل محمد، کما بارکت علیٰ آل ابراهیم فی العالمین، انك حمید مجید والسلام کما علمتم" 16
اے میرے معبود !رحمت نازل کر محمد وآل محمدپر، جس طرح تو نے رحمت نازل کی ابراهیم کی آل پر اپنی برکت نازل فرما محمدوآل محمد پر، جس طرح تونے ابراهیم کی آل پرعالمین میں برکت نازل کی، بیشك تو صاحب مجد اور لائق تعریف هے، اور سلام اسی طرح بهیجو جیسے تم جانتے هو۔
2۔ صحیح بخاری میں کیفیت صلوات کی بارے میں اس طرح آیا هے:
قولوا!"اَللّٰهم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَاْصَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبَرَاهیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهم بَاْرِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّد، کَمَاْ بَاْرَکْتَ عَلٰی آلِ اِبرَاْهیْم، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ "17
یا دوسری جگہ رسول پر کیفیت صلوات کے بارے میں آیا هے:
"اللهم صل علی محمد عبد ك و رسولك، کما صلیت علی ابراهیم و بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم "18

تاریخ میں تبرك

آیا تبر ك اپنے اصطلاحی معنی کے اعتبارسے ایك تاریخی حقیقت بهی رکهتا هے ؟ یعنی اسلام سے پہلے صاحب شریعت امتوں میں یہ رسم پائی جاتی تهی، تاکہ هم ان سیرت اور روش سے کشف کریں کہ گزشتہ دینی امتوں میں تبرك ایك جائز اورشرعی امر تها ؟
اس سوال کا جواب یہ هے کہ آثار انبیاء سے طلب برکت کرناان مسائل میں سے هے جو گزشتہ دینی امتوں میں سابقہ رکهتا هے، چنانچہ اس کے چند نمونے یهاں ذکر کئے جاتے هیں:
1۔ خداوند متعال حضرت یعقوب کے بارے میں" کہ جنهوں نے اپنے بیٹے یوسف کی قمیص سے تبرك حاصل کیا اور یوسف کا اسے اپنے باپ حضرت یعقوب کیلئے بهیجنا" یوسف کی زبانی حکایت کرتا هے:
< اِذْهبُوْا بِقَمِیْصِیْ هذَاْفَاَلْقُوْه عَلٰی وَجْه اَبِی یَاْتِ بَصِیْراً> 19
ترجمہ: یہ میری قمیص لیجاوٴ اسے میرے باپ کے چهرے پر ڈال دینا تاکہ ان کی بینائی آجائے ۔
یوسف کے بهائیوں نے اپنے بهائی حضرت یوسف کے حکم پر عمل کیا، اور اس قمیص کو حضرت یعقوب کے چهرے پر ڈال دیا، باپ جو ابهی تك اپنے بیٹے کی جدائی میں اندهے هوچکے تهے، اس وقت اذن خدا وندی سے قمیص کی برکت سے بینا هوگئے، البتہ خدا قدرت رکهتا هے یہ عمل بغیر کسی واسطہ سے انجام دے، لیکن عالم؛ اسباب و مسببات کا عالم هے، نیز اسباب کچه مادی هوتے هیں اور کچه معنوی، لہٰذا خدا کی حکمت اس سے متعلق هوئی کہ انبیاء اور صالحین اور ان کے آثار میں برکت مقرر فرمائے، تاکہ لوگ اس راستہ ان کے بارے میں اعتقاد پیدا کریں اور ان سے نزدیك هوں، اور اس کے نتیجہ میں وہ ان کو اپنے لئے نمونہ سمجهتے هوئے خدا سے قربت پیدا کریں اور اس کے ثواب سے بہره مند قرار پائیں ۔
2۔ منجملہ ان مواقع کےکہجهاں قرآن مجید نے گزشتہ دینی امتوں کے تبرك کے بارے میں اشاره کیا هے بنی اسرائیل کا اس تابوت سے تبرك حاصل کرنا هے جس میں آل موسی اور آل هارون کے آثار تهے، خدا وند متعال قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے اس پیغمبر کے قصہ کو جس نے بنی اسرائیل کو طالوت کی بادشاهی کی بشارت

دی، اس طرح بیان کرتا ھے:
20
ترجمہ: اور ان کے نبی نے ان سے (یہ بھی)کھا کہ اس (طالوت)کے (منجانب اللہ) بادشاہ ھونے کی یہ پھچان ھے کہ تمھارے پاس وہ صندوق اجائے گا، جس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے تسکین دہ چیزیں اور ان تبرکات میں سے بچا کچھا ھوگا جو موسی اور ھارون کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ھے، اور صندوق کو فرشتے اٹھائے ھوں گے، اگر تم ایمان رکھتے ھو تو بیشك اس میں تمھارے واسطے پوری نشانی ھے ۔
یہ تابوت وھی تابوت ھے جس میں جناب موسی کی ماں نے حضرت موسی کو خدا کے حکم سے رکھ کر پانی میں بھا دیا تھا، یہ تابوت بنی اسرائیل میں خاص احترام رکھتا تھا، اور اس سے وہ لو گ طلب برکت کرتے، حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل اپنی الواح، زرہ اور تمام آیات نبوت اس میں رکھ دیں تھیں، اور اپنے وصی یوشع بن نون کے حوالہ کردیا تھا، یہ صندوق بنی اسرائیل کے پاس رھا، اس کو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھتے تھے، جب تك یہ تابوت ان کے پاس رھا وہ عزت اور خوشحالی میں رھے، لیکن جب انھوں نے گناہ کیا، اور تابوت کی بے احترامی کی تو خدا نے اس کو مخفی کردیا، ایك مدت کی بعد انھوں نے اپنے نبی سے اس کو طلب کیا، خدا نے اس وقت طالوت کو ان پر بادشاہ قرار دیا، اور اس کے بادشاھت کی نشانی یھی تابوت تھا ۔
زمخشری کہتے ھیں: تابوت؛ توریت کا صندوق تھا، جب بھی موسی میدان قتال میں آتے اسے اپنے ساتھ باھر لے آتے تھے، اور بنی اسرائیل کے سامنے رکھتے تھے، تاکہ اس کو دیکھ کر وہ لوگ سکون حاصل کریں، اور جھاد میں سستی نہ کریں ۔ 21
اس واقعہ سے استفادہ ھوتا ھے کہ بنی اسرائیل بھی اس تابوت سے طلب برکت کرتے تھے جس میں حضرت موسی نبی کے آثار موجود تھے، اور اس کے لئے یہ لوگ خاص احترام کے قائل تھے ۔

تبرک کے بارے میں مسلمانوں کی سیرت

الف) حیات پیغمبر میں آپ سے طلب برکت کے بارے میں صحابہ کی سیرت
محمد طاہر مکی کہتے ھیں:
"عصر رسالت میں آثار پیغمبر سے برکت طلب کرنا صحابہ کی سیرت تھی، اور اس سنت کی تابعین اورصالح مومنین نے اتباع کی، عصر رسالت میں آثار پیغمبر سے برکت طلب کرنا وقوع پذیر ھوا ھے اور آنحضرت نے اس با رے میں کسی کو منع نھیں کیا ھے، یہ خود قطعی دلیل ھے اس کے جواز پر، کیونکہ اگر ایسا نھیں ھوتا تو یقینا حضرت اس کے تبرك سے منع کرتے، خصوصاً اس نکتہ پر توجہ رکھتے ھوئے کہ اکثرصحابۂ کرام قوی ایمان رکھتے تھے، اور رسول اسلام کے دستورات کے تابع تھے ۔ 22
ابن حجر کہتے ھیں:
"جو بچہ رسول کے زمانے میں پیدا ھوا اس نے رسول کودیکھا ھے، کیونکہ رسول کے صحابہ بہت زیادہ شوق رکھتے کہ اپنے بچوں کو رسول کے پاس لیجاتے تاکہ رسول اس کو متبرك قرار دیں، اور اس کے تالو کو اٹھا دیں، یھاں تك کھا جاتا ھے کہ فتح مکہ کے بعد وھاں کے رہنے والے اپنے بچوں کو رسول کے پاس لاتے ھیں تاکہ آپ ان

کے سروں پر اپنے مبارک هاتھ پھیر دیں، اور ان کی برکت کیلئے دعافرمادیں ۔ 23
اس بارے میں کافی روایات پائی جاتی هیں چنانچہ ان میں سے بعض کی طرف یهاں هماشاره کرتے هیں:
1۔ عائشه کهتی هیں: صحابه همیشه اپنے بچوں کو رسول خدا کی پاس لاتے تاکه آپ ان کا تالو اٹھا دیں اور ان کو مبارك قرار دے دیں ۔ 24
2۔ ام قیس اپنے بیٹے کو -جوکه ابهی کچھ کهابهی نهیں سکتا تها- رسول کے پاس لاتے هیں اور اس کورسول کی گود میں ڈال دیا ۔ 25
ابن حجر اس حدیث کی شرح میں کهتے هیں: اس حدیث سے ثابت هوتا هے که بچه کاتالو اٹهانا اور اہل فضل سے طلب برکت کرنا مستحب هے ۔ 26
3۔ انس سے روایت هے: میں نے دیکها که نائی آپ کے بال کاٹ رها تها اور اصحاب آپ کے ارد گرد طواف کر رهے تهے، تاکه کوئی بال اگر گرے تو وه زمین پر نه گرے بلکه ان کے هاتهوں پر گرے۔ 27
4۔ ابی حجیفه کهتے هیں: میں ایك مرتبه رسول کی خدمت میں پهنچا، دیکها رسول وضو فرمارهے هیں، اور لوگ ایك دوسر ے سے سبقت کرنا چاهتے هیں، تاکه آپ کے وضو کے پانی سے فائده اٹهائیں، جو اس پانی کو اٹهاتاتهاوه اس کو تبرك کی طور پر اپنے اوپر مل لیتا تها، اور جو اس پانی تك دست رسی نهیں کرپاتا وه دوسری کی رطوبت سے استفاده کرتا تها ۔ 28
عروه؛ مسور اور دیگر افراد سے نقل کرتے هیں که رسول کے وضو انجام دینے کی وقت آب وضو سے تبرك حاصل کرنے کی وجه سے لوگوں کی اس قدر بهیڑ هوتی تهی که قریب تها که اس هجوم کی وجه سے لوگ اپنے کو ہلاك کردیں ۔ 29
5۔ سعد کهتے هیں: میں نے رسول کے صحابه سے سنا که وه کهتے تهے که ایك مرتبه رسول "بضاعه" نامی کنواں پر تشریف لائے، اور ایك ڈول سے اس کنویں سے پانی کهینچا، اور اس سے وضو کیا، اور بقیه پانی کو اس کنویں میں ڈال دیا، اس واقعه کے بعد جب بهی کوئی شخص مریض هوتا توکنویں سے پانی نکال کر اسے نهلاتے وه فوراً شفایاب هوجاتا تها ۔ 30
6۔ ابو ایوب انصاری کهتے هیں: جب رسول خدا (ص)همارےگهر تشریف لے آئے، تومیں آ پ کیلئےکهانالاتا، اورجب اس برتن کو واپس لیجاتا جس میں آپ نے کهانا تناول فرمایا تها، تو میں اور میری بیوی اس جگه سے جهاں رسول کے هاتھ مس هوئے هوتے هم وهاں سے تبرك کی نیت سے اٹها لیتے اور اس کو استفاده کرتے تهے ۔ 31
تبرك کے بارے میں ابن تیمیه اور احمد بن حنبل کا نظریه
ابن تیمیه اپنی کتاب" اقتضاء الصراط المستقیم " میں لکهتے هیں:
احمد بن حنبل اور ان کے علاوه علماء نے مسلمانوں کو اجازت دی هے که وه منبر اور وه کپڑا جو منبر کے اوپر بچها تها اس کو لوگ مس کریں، لیکن قبر رسول کے مس کرنے کی اجازت نهیں دی هے، البته بعض همارےاصحاب احمد سے روایت بیان کرتے هیں که احمد نے قبر رسول کے مسح کرنے کی اجازت دی هے ۔
ب) وفات رسول کے بعدآثار رسول سے صحابه اور تابعین کا طلب برکت کرنا
امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایك باب اس نام سے معین کیا هے: " یه باب؛ زره، عصا، تلوار، برتن، انگوٹهی، بال، جوتے اور ان چیزوں کے بیان میں هے که جن سے صحابه اور دیگر افراد وفات رسول کے بعدبرکت حاصل کرتے تهے " 32

1۔ نقل کیا جاتا ھے کہ معاویہ نے اپنی مو ت واقع ھونے کے وقت وصیت کی کہ مجھے قمیص، شلوار اور کچھ رسول کے موئے مبارک کے ساتھ دفن کیا جائے ۔ 33

2۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی وفات کے وقت دستوردیا کہ پیغمبر کے موئے مبارک اور ناخن لاکر میرے کفن میں رکھ دینا ۔ 34

3۔ ابن سعد کہتے ھیں: انس بن مالك کا حنوط رسول کی مشك اور آ پ کے موئے مبارك قرار دیا گیا تھا ۔ 35

4۔ ابن سیرین کہتے ھیں: میں نے عبیدہ سے کہا: میرے پاس کچھ رسول کے موئے مبارك انس یا اس کے گھر والوں کے یہاں سے لے آوٴ، وہ میرے لئے دنیا و آخرت سے محبوب تر ھے ۔ 36

5۔ صفیہ کھتی ھیں: جب بھی عمر میرے پاس آتے، تو حکم دیتے کہ وہ پیالہ جس میرسول خدا کھانا تناول فرماتے تھے لے آوٴ، اس کی بعد اس کو آب زمزم سے پر کرتے، اور اس کو تبرك کے قصد سے پیتے، اور باقیماندہ پانی کو اپنے چھرے پر ملتے تھے ۔ 37

6۔ انس کھتے ھیں: ایك مرتبہ رسول اسلام ام سلیم کے پاس آئے، اس جگہ آ پ نے پانی کی ایك مشك دیکھی، جو دیوار سے آویزاں تھی، اس وقت پیغمبر کھڑے ھوئے اور اس سے پانی نوش کیا، ام سلیم نے اس مشك کو اٹھایا اور اس کے منہ کو کاٹ کر اپنے پاس تبرك کی طورپر رکھ لیا ۔ 38

7۔ ابن سیرین نقل کرتے ھیں: انس بن مالك کے پاس رسول خدا کاایك عصاتھا، جسے انس کی وفات کے بعد ان کے ساتھ ان کی پھلو میں دفن کردیا گیا۔ 39

8۔ ابراھیم بن عبد الرحمن بن عبد القاری کہتے ھیں: میں نے عمر کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ اپنے ھاتھوں کو اس جگہ رکھے ھوئے ھیں، جھاں رسول بیٹھتے تھے اوران ھاتھوں کو اپنے چھرے پر ملتے تھے ۔ 40

9۔ بزیدبن عبداللہ بن قسیط کہتے ھیں: ”اصحاب پیغمبر کی ایك جماعت کو دیکھا کہ جب مسجد خالی ھوجاتی تھی تو ھاتھوں کو منبر پر وھاں رکھتے جھاں رسول اپنے ھاتھ رکھتے تھے، اس وقت دعا کرتے تھے ۔ 41

10۔ داوٴدبن صالح کہتے ھیں:

ایك مرتبہ مروان بن حکم مسجد میں داخل ھوا تودیکھا ایك مرد ھے جو رسول کی قبر پر اپنے چھرے کو رکھے ھوئے ھے، مروان نے اس کی گردن کو پکڑا اور اس کو پیچھے ڈھکیل دیا، اور اس سے کہا: توجانتا ھے کہ کیا کررھا ھے؟جب اس شخص نے اپنا سر اٹھایاتو دیکھا وہ کوئی اورنہ تھا بلکہ رسول کا میزبان اور بزرگ صحابی حضرت ابو ایوب انصاری تھا، وہ مروان کے جواب میں اس طرح کہنے لگے: ” میں پتھروں کی طرف نھیں آیا ھوں، بلکہ میں نے پیغمبر کا قصد کیا ھے “42

11۔ ابن عساکر اپنی سند کے ساتھ امام علی – سے نقل کرتے ھیں: حضرت فاطمہ زہرا (ع) رسول کی وفات اور دفن کے بعد آپ کی قبر کے کنارے کھڑی ھوگئیں اور ایك مٹھی قبر کی خاك کو اپنے چھرے پر ڈالا، اور اشکبار ھوکر کھنے لگیں:

ماذا علی شم تربة احمدا

ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لو انھا

صبت علی الایام صرن لیا لیا 43

کیا ھوگا اس شخص کاجو قبر احمد کی خا ك کی خوشبو سونگھ رھا ھے اور جب تك زندہ رھے گراں قیمت مشك کی خوشبو نہ سونگھی ھو ۔

میرے اوپر ایسی ایسی مصیبتیں پڑی ھیں کہ اگروہ روشن دنوں پر پڑتیں تووہ رات کی طرح تاریك ھوجاتے۔

12۔ سمھودی نقل کرتے ھیں: عبداللہ ابن عمر اپنے ھاتھوں کو رسول کی قبر سے مل رھے تھے، اوربلال اپنے چھرے کو مل رھے تھے، اس کے بعد عبد اللہ ابن احمد بن حنبل سے نقل کرتے ھیں کہ یہ عمل شدیدمحبت کی بنا پر تھا، لہٰذا اس جھت سے تعظیم و اکرام کرنے میں کوئی حرج نھیں ھے ۔ 44

13۔ ابو درداء کہتے ھیں: حضرت بلال حبشی نے ایك شب رسول کو خواب میں دیکھا، جو ان سے کہتے ھیں: اے بلال! آخریہ جفا کب تك میرے حق میں کرتے رھوگے ؟آیا میری زیارت کا وقت نھیں ھوا ؟ بلال خوف زدہ اور محزون حالت میں بیدار ھوئے، اور دوسرے دن مدینہ کا رخ کیا، جب مدینہ پھنچے تو رسول کی قبر کے کنارے بیٹھ کر گریہ کرنے لگے، اور اپنے چھرے کو قبر رسول سے ملنے لگے، اور جب امام حسن اور حسین علیھم ا السلام کو دیکھا تو ان کو گلے سے چمٹا کر ان کے بوسے لئے ۔ 45

14۔ نافع نقل کرتے ھیں: میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ وہ اس جگہ نماز پڑھ رھے ھیں جھاں رسول خدا نماز پڑھا کرتے تھے۔ 46

ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ھیں: ابن عمر کے اس عمل سے ثابت ھوتا ھے کہ آثار پیغمبر کی اتباع کرنا اور اس سے طلب برکت کرنا مستحب ھے ۔ 47

15۔ ابن عبد البر کہتے ھیں: ابن عمرآثار رسول خدا (ص) کی بھت زیادہ متابعت کرتے تھے، چنانچہ عرفہ اور دوسری جگہ انمقامات کو تلاش کرتے جھاں رسول نے وقوف کیا ھو ۔ 48

حوالہ جات

1. المنتقی من فتاوی الشیخ صالح بن فوزان ج ۲، ص ۸۶۔
2. مجموع الفتاوی لابن عثیمین، نمبر ۳۶۶۔
3. اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ح ۳۰۱۹۔
4. فتاوی اسلامیہ ج ۴، ص ۲۹۔
5. البدعة ص ۲۸۔ ۲۹
6. دلیل الاخطاء، ص ۱۰۷۔
7. لسان العرب ج ۱۰، ص ۳۹۰۔ صحاح اللغة ج ۴، ص ۱۰۷۵۔ النھایة ج ۱، ص ۱۲۰۔
8. سورہ ھود (۱۱) آیت ۴۸۔
9. سورہ مریم، (۱۹)۳۱۔
10. سورہ نمل (۲۷) ۸۔
11. صافات (۳۷)۱۱۳۔
12. سورہ ھود (۱۱) ۷۳۔
13. سورہ آل عمران (۳) ۹٦۔
14. سورہ اسراء (۱۷) ۱۔
15. سور دخان (۴۴) ۳۔

16. صحیح مسلم جلداول، کتاب الصلوٰۃ، باب” الصلوٰت النبی بعد التشہد“حدےث ۴۰۵، ۴۰٦، ۴۰۷۔
17. صحیح بخاری: جلد ۸، کتاب الدعوات، باب (۳۱)” الصلاۃ علی النبی“حدیث ۵۹۹۶۔۵۹۹۷۔ مترجم ۔
18. صحیح بخاری ج ۳، ص ۱۱۹، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ احزاب (آیت۵٦)۔باب ۱۰، ان اللّٰہ و ملائکتہ یصلون علی النبی...۔ صحیح بخاری: جلد ۸، کتاب الدعوات، باب (۳۱)” الصلاۃ علی النبی“حدیث ۵۹۹٦۔۵۹۹۷۔ مترجم ۔
19. یوسف (۱۲)۹۳ ۔
20. بقرہ (۲) ۲۴۸۔
21. تفسیر کشاف ج ۱، ص ۲۹۳۔
22. تبرک الصحابہ بآثار الرسول ص ۷ ۔
23. الاصابۃ در بیان حالات ولید بن عقبہ ج ۳، ص ٦۳۸، نمبر ۹۱۴۷۔
24. مسند احمد ج ۷، ص ۳۰۳، ح ۲۵۲۴۳۔
25. صحیح بخاری ج ۱، ص ٦۲، کتاب الغسل ۔
26. فتح الباری شرح البخاری ج ۱، ص ۳۲٦، کتاب الوضو ۔
27. شرح صحیح مسلم نووی، ج ۱۵، ص ۸۳ ۔ مسند احمد ج ۳، ص ۵۹۱۔
28. صحیح بخاری ج ۱، ص ۵۵، کتاب الوضو باب ” استعمال فضل وضو ء الناس “
29. صحیح بخاری ج ۱، ص ۵۵، کتاب الوضو باب ” استعمال فضل وضو ء الناس “
30. الطبقات الکبری، ج ۱، ص ۲ ح ۱۸۴۔
31. البدایۃ والنہایۃ ج ۳، ص ۲۰۱۔ سیرہ ابن ہشام ج ۲، ص ۱۴۴۔
32. صحیح بخاری ج ۴، ص ۴٦، باب” ماذکر من درع النبی، وعصاہ، و سیفہ ...“
33. السیرۃ الحلبیہ ج ۳، ص ۹ ۱۰۔ الاصابۃ ج ۳، ص ۴۰۰۔ تاریخ دمشق، ج ۵۹، ص ۲۲۹۔
34. طبقات ابن سعد دربیان حالات عمر ابن عبد العزیز، ج ۵، ص ۴۰٦۔
35. طبقات ابن سعد دربیان حالات انس ج۷، ص ۲۵۔
36. صحیح بخاری ج ۱، ص ۵۱، کتاب الوضو، باب” الماء الذی یغسل شعر الانسان“
37. الاصابہ دربیان حالات فراس، ج، ۳، ص ۲۰۲، اسد الغابۃ ج ۴، ص ۳۵۲۔
38. مسند احمد ج ۷، ص ۵۲۰، ح ۲٦۵۷۴۔ طبقات ابن سعد ج ۸، ص ۳۱۳۔
39. البدایہ والنہایہ، ج ٦، ص ٦۔
40. طبقات ابن سعد ج ۱، ص ۲۵۴، ذکر منبر الرسول
41. طبقات ابن سعد ج ۱، ص ۲۵۴، ذکر منبر الرسول
42. المعجم الاوسط ج ۱، ص ۹۴۔ الجامع الصغیر ص ۷۲۸۔
43. وفاء الوفاء ج ۴، ص ۱۴۰۵۔
44. وفاء الوفاء ج ۴، ص ۱۴۰۵۔
45. تاریخ دمشق ج ۷، ص ۱۳۷۔ تہذیب الکمال ج ۴، ص ۲۸۹۔ اسد الغابہ ج ۱، ص ۲۴۴
46. صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳۰۔
47. فتح الباری ج ۱، ص ۴٦۹۔
48. الاستیعاب ج ۲، ص ۳۴۲۔